تصریحات

کاش کوئی ایسا آفاقی آلۂ نشر الصوت ہوتا جس کے ذریعے وطنِ عزیز کی ہر بلندی و پستی، کوہ و دمن، بستی بستی اور قریہ قریہ تک یہ آواز پہنچائی جاسکتی کہ اے ہوشمندو، خدا کے لئے سنبھلو! کہ سازِ حیات کے یہ تار ٹوٹ جانے کو ہیں، زندگی کی یہ سانسیں رکنے ہی والی ہیں ـــ صورِ اسرافیل بس پھونکا ہی جانے والا ہے ـــ پھر تم اپنے رب کے حضور اکٹھا کئے جاؤ گے، جہاں تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے پوچھا جائیگا ـــ ذرہ ذرہ نیکی کا اور ذرہ ذرہ برائی کا حساب ہوگا ـــ اور پھر تم اپنے اعمال کی جزا یا سزا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے ـــ!

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں اہالیانِ پاکستان جہاں متحد و متفق اور باہم شیر و شکر ہوئے، وہاں مساجد میں حاضر ہوکر اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز بھی ہوئے ـــ رب العالمین کو اپنے بندوں کی یہ ادا پسند آئی اور اس نے اپنی خاص عنایت سے انہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کیا ـــ لیکن بعد میں یہ فتح سبز چوغوں والے بزرگوں سے منسوب ہوگئی ـــ!

ـــ تحریکِ نظامِ مصطفےٰ چلی، اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ بھی ہوا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جان کے نذرانے بھی پیش ہوئے ـــ یہ قربانیاں بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہوئیں اور بالآخر جب ایک ظالم اور ڈکٹیٹر اپنے انجام کو پہنچا اور اسلام کی سحر بھی طلوع ہونے کو تھی ـــ بزرگوں کی قبروں کا طواف شروع ہوا اور وہاں شیرینیاں تقسیم کی گئیں ـــ!

ـــ پاکستان کی ہاکی ٹیم جب تک عالمی مقابلوں میں شریک رہی، اس کی کامیابی کے لئے صرف

اور صرف معبودِ حقیقی سے خلوصِ دل سے دعائیں مانگی جاتی رہیں، لیکن جب ٹیم کے کھلاڑی عالمی کپ جیت کر وطن واپس لوٹے تو آتے ہی انہوں نے علی ہجویریؒ کی قبر پر حاضری دینا ضروری خیال کیا ـــــ!

اسی طرح کا ایک نقشہ قرآنِ مجید نے بھی کھینچا ہے:

"فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ" (پ ۲۱)

کہ "جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو ایک اللہ کو خلوصِ دل سے پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں (کہ یہ بزرگوں کی عنایت ہے)!"

قرآنِ مجید نے سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا ہے۔ وہ شرک سے اجتناب ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ مسلمان ہو کر اس جرمِ عظیم کا ارتکاب کرتے ہیں ـــ جب بھی کوئی گورنر نامزد ہوتا ہے، وزیر مقرر ہوتا ہے یا سربراہِ مملکت بنتا ہے تو کسی نہ کسی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا اپنا اولین فریضہ خیال کرتا ہے ـــ سوال یہ ہے کہ اگر اس سے مقصد زیارتِ قبور ہے تو یہ زیارت کسی بزرگ یا لیڈر کی قبر تک ہی کیوں محدود رہتی ہے؟ ـــ اور اگر اس سے مقصود استمداد و تشکرانہ یا اہلِ قبر کو خوش کرنا ہے تو یہ صریحاً شرک ہے، ظلمِ عظیم ہے، خدا کی خدائی کو چیلنج ہے ـــ ناقابلِ معافی جرم ہے:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ"!

کہ "بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو (ہرگز ہرگز) معاف نہیں کریگا ـــ ہاں اس کے علاوہ جسے چاہے معاف فرمادے"!

ـــ آج ہماری تمام تدابیر الٹی پڑ رہی ہیں، پالیسیاں ناکام ہو رہی ہیں، پروگرام تلپٹ ہو رہے ہیں، کامیابیاں ناکامیوں میں تبدیل ہو رہی ہیں ـــ تو کیا کبھی کسی نے غور کیا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ ـــ آخر کیا وجہ ہے کہ:

- ۱۹۷۱ء کی جنگ میں جو ہندو ہم سے بری طرح پٹ چکا تھا، اسی کے ہاتھوں ہمیں ہزیمت اٹھانی پڑی، وطنِ عزیز دولخت ہوا اور سبز چوغوں والے بزرگ بھی کسی کو نظر نہ آئے ـــ؟
- قومی اتحاد جو ایک عظیم طاقت بن کر ابھرا تھا، جس نے ایوانِ اقتدار پہ زلزلہ طاری کر دیا اور جس کی قیادت میں اسلام کا قافلہ منزلِ مقصود تک بس پہنچا ہی چاہتا تھا، آج انتشار و افتراق کا شکار ہے ـــ سیاسی افق پہ گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں ـــ نہ قومی حکومت بنی، نہ مخلوط حکومت کی تشکیل ہو سکی اور نہ اسلام کا کوئی قانون ہی آج تک صحیح معنوں میں نافذ ہو سکا ـــ؟